20849-دوسری شادی کرلی اور دونوں مسلمان ہوگئے اب پہلی بیوی کا کیا کرے ؟

سوال

ایک جدید مسلم دوست کا سوال :

ایک آدمی نے شادی کی جس سے اس کے دو بچے ہیں، وہ کام کے سلسلے میں سعودیہ گیا اور اپنے بیوی بچوں کوملک میں ہی چھوڑدیا، سعودیہ میں ایک عورت سے تعارف کے بعد پہلی بیوی کے علم کے بغیر ہی دوسری شادی کرلی اور اس سے بھی ایک بچہ پیدا ہوا اور سعودیہ میں کام کرنے والے دونوں میاں بیوی نے اسلام قبول کرلیا ۔

اس لیے کہ وہ دونوں جدید مسلمان ہیں ان کو خدشہ ہے کہ ہم نے گناہ کا کام کیا ہے، توکیا ممکن ہے کہ آپ ہمیں کوئی نصیحت کریں ؟

1-مذکورہ تعلق کا کیا حکم ہے ؟

2-آدمی کے ذمہ پہلی بیوی اوربچوں کے بارہ میں کیا واجبات ہیں ؟

3-وہ کون سے گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں اوراس سے بچنے کے لیے انہیں کیا کرنا چاہیے تاکہ آئندہ وقوع پذیر نہ ہو ؟

گزارش ہے کہ اس جیسے حالات کو ختم کرنے کے لیے کوئی نصیت فرمائیں

پسندیدہ جواب

اول :

ہم اللہ تعالی کی حمدوثنا بیان کرتے ہیں جس نے آپ دونوں کواسلام کی ھدایت نصیب فرمائی اوراسے قبول کرنے کی توفیق نے نوازا، اورہم اللہ تعالی سے دعا گوہیں کہ وہ آپ کو دین اسلام پر موت تک ثابت قدم رکھے تاکہ آپ اللہ تعالی کی جنت اوراس کی رضامندی حاصل کرسکیں ۔

ہم آپ کوخوشخبری دیتے ہیں کہ اسلام پہلے تمام گناہوں کومٹادیتا ہے، توانسان نے جتنے بھی گناہ اورمعصیات کا ارتکاب کیا ہو توپھر اللہ تعالی اسے اسلام کی ھدایت نصیب فرمائے تووہ گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہوجاتا ہے جس طرح اس کی ماں نے آج ہی جنا ہو ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{آپ ان کافروں سے کہہ دیجئے! کہ اگر یہ لوگ باز آجائیں توان کے پہلے سارے گناہ معاف کردیئے جائیں گے}الانفال (38) ۔

{اگریہ لوگ باز آجائیں} یعنی اپنے کفر سے رک جائیں اوراللہ وحدہ لاشریک کے دین اسلام کوقبول کرلیں ۔ تفسیر السعدی ۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(اسلام پہلے سب گناہوں کومٹادیتا ہے) صحیح مسلم حدیث نمبر (121) یعنی معصیات سے پاک صاف کردیتا ہے ۔

کسی آدمی کا بھی اجنبی عورت سے تعلقات رکھنا جائز نہیں، اوراگر شادی سے قبل اگران کے کچھ تعلقات تھے وہ معصیت اورگناہ تھے جو کہ ان کے ذمہ لکھے جاچکے ہیں، اوراگر یہ تعلقات قبول اسلام سے قبل تھے تواللہ سبحانہ وتعالی نے اسلام کی بنا پر یہ گناہ معاف کردیے ہیں ۔

اوراگرقبول اسلام کے بعداس کاارتکاب کیاگیاہے تواس سے توبہ کی جائے، اللہ تعالی نے وعدہ کیاہے کہ جو بھی صدق دل سے اللہ تعالی کی طرف رجوع کرتاہواتوبہ کرتاہے وہ اسے قبول فرماتاہے۔

اللہ تعالی کا اسی کے بارہ میں فرمان ہے :

{اوروہی ہے جواپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتااورگناہوں سے درگزرکرتاہے اورجوکچھ تم کررہے ہوسب جانتاہے}.الشوری (25)۔

اوردوسرے مقام پرکچھ اس طرح فرمایا:

{اورہاں میں بلاشبہ ان کوبخش دینے والاہوں جوتوبہ کریں ایمان لائیں اورنیک عمل کریں اورپھرراہ راست پربھی رہیں}.طہ (82)۔

توبہ اوراس کی شروط کے بارہ میں مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (13990) کامراجعہ کریں۔

سوم :

مرد کادوسری عورت سے شادی کرنے میں گناہ اورمعصیت نہیں بلکہ اللہ تعالی نے مرد کے لیے چارعورتوں سے بیک وقت شادی کرنامباح کیاہے شرط یہ ہے کہ اگروہ ان چاروں میں عدل وانصاف قائم رکھ سکتااوران کے حقوق اداکرسکتاہوتواس کاجوازہے۔

دوسری شادی کے بارہ میں پہلی بیوی کوبتانااوراس کے علم میں لاناواجب نہیں ہے۔

چہارم :

پہلی بیوی اوربچوں کے متعلق اس پرواجب ہے کہ وہ ان پران کی ضروریات کے مطابق خرچہ کرے اوران کی ضروریات پوری کرے اورسب سے اہم یہ ہے کہ انہیں آگ سے بچانے اورھدایت کی کوشش کریں جس طرح کہ اللہ سبحانہ وتعالی کافرمان ہے :

{اے ایمان والو! تم اپنے آپ اوراپنے گھروالوں کواس آگ سے بچاؤجس کاایندھن انسان اورپتھرہیں، جس پرسخت دل فرشتے مقررہیں جنہیں اللہ تعالی کی جانب سے جوبھی حکم ملتاہے وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جوحکم دیاجائے بجالاتے ہیں}.التحریم (6)۔

اس کے ذمہ ہے کہ وہ ہرممکن وسیلہ سے اپنی پہلی بیوی کودعوت دے اورنصیحت کرے اوراسے اسلام قبول کرنے کی ترغیب دلائے، اوراگروہ اسے قبول کرنے سے انکارکردے تواگربیوی کاتعلق اہل کتاب سے ہے (یعنی وہ یھودیہ یانصرانیہ ہے) تواسے اس بات کی اجازت وہ اسے رکھے اوراس سے جدائی اختیارنہ کرے، لیکن اگروہ بت پرست ہے تواس مسلمان کے لیے جائزنہیں کہ وہ بت پرست بیوی اپنے پاس رکھے بلکہ اسے چھوڑدیناچاہئے۔

مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (9949) کامراجعہ کریں۔

یہ بھی علم ہوناچاہیے کہ اگرماں باپ میں کوئی ایک اسلام قبول کرے تواس کی اولاد (اگروہ نابالغ ہوں) کوماں یاباپ کے مسلمان ہونے کی بناپرمسلمان کاحکم دیاجائے گا، لیکن جوبالغ ہوچکے ہوں وہ ماں باپ کے حکم میں نہیں آتے۔ دیکھیں المغنیلابن قدامۃ المقدسی (115/13) اوراحکام اھل الذمۃلابن القیم (507/2)۔

لھذا اس کے ذمہ ہے کہ وہ اپنی نابالغ اولاد کو یہ تعلیم دے کہ اللہ تعالی نے اس پر اوران سب پر بھی دین حق کی طرف ھدایت نصیب فرما کر بہت بڑا انعام کیا ہے ، اور اس پر ضروری ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اپنی اولاد کو چھوٹی عمر میں ہی طہارت اور نماز وغیرہ کے احکام کی تعلیم دے تا کہ وہ اس کے عادی ہوجائیں ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(اپنی اولاد کو سات برس کی عمر میں نماز پڑھنے کا حکم دو، اور جب وہ دس برس کے ہوجائیں توانہیں نماز نہ پڑھنے پر مارو، اوران کے بستر علیحدہ علیحدہ کرو) سنن ابوداود حدیث نمبر (459) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع (5868) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

مزید تفصیل کے سوال نمبر (10016) کا مراجعہ کریں ۔

یہاں پر کام کے لیے رہنا اور چھوٹے چھوٹے بچوں کو ضائع ہونے اوردین سے انحراف کے لیے وہاں چھوڑنا کسی بھی طرح لائق نہیں ، اس پر ضروری ہے کہ وہ انہیں وہاں سے اپنے پاس لائے تا کہ وہ اس کے پاس رہیں اوران کی تربیت ہو، تا اللہ تعالی نے اس سلسلہ میں اس جوواجبات مقرر کر رکھے ہیں ان کی ادائيگی ہوسکے ۔

اور اگر وہ انہیں یہاں نہیں لاسکتا تو پھر ان سے ہمیشہ رابطہ رکھتے ہوئے ان کی راہنمائی کرے ، اور اس کے لیے یہ کسی بھی طرح جائز نہیں کہ وہ انہیں ضائع ہونے کے لیے چھوڑ دے اس لیے کہ وہ قیامت کے دن ان کا جواب دہ ہے ۔

اور ایسے ہی ہم اپنے جدید مسلمان بھائی کو اس کی رغبت دلاتے ہیں کہ وہ دونوں احکام اسلام سیکھیں اور اس کے لیے اہل علم سے سوالات کریں اور انٹر نیٹ پر مفید ویب سائٹس کو دیکھتے رہیں ، اور اس کے ساتھ ساتھ وہ مطلوبہ احکام اسلامیہ کی اپنے اوپر تطبیق بھی کرتے رہیں ۔

ہم اللہ تعالی سے ان کے لیے توفیق اور ثابت قدمی کی دعا کرتے ہیں اوران کے لیے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالی انہیں اپنی رضا اور پسندیدہ کام کرنے کی توفیق نصیب کرے ، آمین یارب العالمین ۔

واللہ اعلم